

ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 01. July-September 2025.Page#.4965-4972
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Jurisprudential Analysis of Contemporary Islamic Scholars' Views on Online Marriage

آن لائن نکاح کے بارے میں معاصر علمائے کرام کی آرا کا فقہی جائزہ

Mufti Irfan Fazil
PhD Scholar, Riphah International University, Islamabad
Irfazil660@gmail.com
Dr. Yasir Ahmad Zeerak
Editor/Publication Officer, Council of Islamic Ideology, Islamabad
yasirzeerak@gmail.com

Abstract
This paper examines the views of contemporary Islamic scholars on online marriage (Nikāḥ) in the light of Islamic jurisprudence. It discusses two main forms of online marriage: written marriage through email or messaging applications and verbal marriage through live audio or video calls. The paper analyses the views of the four major schools of Islamic jurisprudence regarding written marriage and presents the arguments of scholars who support and oppose verbal online marriage. It also examines the conditions of a valid marriage, particularly the unity of the contractual session (Ittiḥād al-Majlis) and the presence of witnesses. The study concludes that marriage through an appointed representative (wakīl) is the preferred method when the parties are in different locations. However, verbal online marriage may be valid according to some contemporary scholars if all the necessary conditions are fulfilled and the identities of the parties are established with certainty. Therefore, direct or representative-based marriage is preferable, while online marriage should be considered only when necessary and with proper precautions.

Keywords: *Online Marriage, Nikāḥ, Islamic Jurisprudence, Contemporary Scholars, Ittiḥād al-Majlis, Witnesses.*

ابتدائیہ:

قرآن وسنت میں نکاح کی ترغیب دی گئی ہے۔ نکاح محض ایک معاشرتی عمل نہیں ہے، بلکہ یہ عظیم عبادت بھی ہے اور اس کا حلال اور حرام کے ساتھ براہِ راست تعلق ہے۔ نکاح میں چونکہ حلال اور حرام کا پہلو بھی ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ نکاح کے انعقاد میں احتیاط سے کام لیا جائے، لہٰذا نکاح کا بہتر اور مروج طریقہ یہ ہے کہ اس کا انعقاد مواصلات کے جدید ذرائع کے بغیر براہِ راست یا وکیل کے ذریعے کیا جائے، کیونکہ اس میں شرعی اور ملکی قوانین کے لحاظ سے پیچیدگی نہیں ہے۔

نیز یہ طریقہ بہتر انداز میں میاں بیوی اور ان کے خاندانوں کے درمیان باہم تعارف اور دیرپا تعلقات کا ذریعہ ہونے کے ساتھ احتیاط پر بھی مبنی ہے، لہٰذا حتی الامکان نکاح کے انعقاد میں یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے، تاہم اگر براہِ راست یا بذریعۂ وکیل نکاح کرنے کے بجائے آن لائن نکاح کا طریقہ اختیار کیا جائے تو اس کی بنیادی طور پر درج ذیل دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

آن لائن نکاح کی بنیادی صورتیں:

1۔ آن لائن تحریری نکاح

2۔براہِ راست / زبانی یا بالمشافہہ آن لائن نکاح

1۔ آن لائن تحریری نکاح:

آن لائن تحریری نکاح کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ اسکائپ، ای میل اور واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے فریقین میں سے ایک فریق کی طرف سے تحریری ایجاب دوسرے فریق کو موصول ہو جائے تو وہ گواہوں کے سامنے اُسے پڑھے۔ جب گواہ ای میل وغیرہ میں مذکور ایجاب اچھی طرح سن لیں تو ان کی موجودگی میں ہی نکاح قبول کر لیا جائے اور اس نکاح کی اطلاع کسی بھی ذریعے سے دوسرے فریق کو کر دی جائے۔

ای میل وغیرہ کے ذریعے نکاح کی مذکورہ بالا صورت تو قدیم کتب میں مذکور نہیں ہے، البتہ اس مسئلے کو نکاح بالکتابۃ یعنی بذریعہ تحریر نکاح کے مسئلے کے تحت حل کیا جا سکتا ہے، اس لیے ذیل میں نکاح بالکتابۃ کا حکم ذکر کیا جاتا ہے:

نکاح بالکتابۃ کا حکم:

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ گونگے کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد ہو جاتا ہے، جیسا کہ علامہ شربینی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: "ينعقد نكاح الأخرس بالكتابة بلا خلاف"۔[1] (اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ گونگے آدمی کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد ہو جاتا ہے۔)

لیکن تندرست اور بولنے کی صلاحیت کے حامل شخص کے لیے نکاح بالکتابۃ کا کیا حکم ہے؟ یعنی بذریعۂ تحریر نکاح کرنے سے اس کا نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اس میں علمائے کرام کی آرا مختلف ہیں:

احناف کا مؤقف:

احناف کے نزدیک اگر زوجین آمنے سامنے ہوں تو تحریری نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا جیسے فتاوی ہندیہ میں ہے: "ولا ينعقد بالكتابة من الحاضرين فلو كتب تزوجتك فكتبت قبلت؛ لم ينعقد هكذا في النهر الفائق"۔[2] (مجلس میں موجود لوگوں کا کتابت کے ذریعے نکاح منعقد نہیں ہوتا، لہٰذا اگر کسی نے یہ لکھا کہ میں نے آپ سے نکاح کیا اور اس کے جواب میں لڑکی نے یہ لکھ دیا کہ میں نے قبول کر لیا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہو گا۔ اسی طرح النہر الفائق میں ہے۔)

تاہم اگر زوجین حاضرِ مجلس نہ ہوں تو بذریعۂ تحریر نکاح کرنے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، جیسا کہ بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع میں ہے:"وينعقد بالكتابة؛ لأن الكتاب من الغائب خطابه"۔[3] (کتابت یعنی تحریری صورت میں بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے، کیونکہ غیر موجود آدمی کی طرف سے تحریر اس کی جانب سے خطاب کرنے کی طرح ہے۔)

مالکیہ کا مؤقف:

مالکیہ کے نزدیک نکاح کے انعقاد کے لیے تلفظ شرط ہے، لہٰذا تلفظ کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا، چنانچہ منح الجليل شرح مختصر خليل میں ہے: "ويشترط اللفظ من القادر عليه"۔[4] (قدرت رکھنے والے شخص کے لیے لفظ کی ادائیگی شرط ہے۔) اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ علامہ دردیر رحمۃ اللہ علیہ نے نکاح کے ارکان بیان کرتے ہوئے ایجاب اور قبول کے ضمن میں لکھا ہے: "ولا تكفي الإشارة ولا الكتابة إلا لضرورة خرس"۔[5] (گونگے پن کی ضرورت کے علاوہ اشارہ اور کتابت کافی نہیں ہے۔)

شافعیہ کا مؤقف:

شافعیہ کے نزدیک بذریعۂ تحریر نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا، چنانچہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "إذا كتب

1۔الشربيني، شمس الدين، محمد بن أحمد، مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (بيروت، دار الكتب العلمية 1415ھ - 1994م)، 4 / 230۔

2 ۔لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، الفتاوى الهندية (بيروت، دار الفكر، 1310 ھ) 1 / 270۔

3 ۔الكاساني، علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (بيروت، دار الكتب العلمية1406ھ - 1986م)، 2 / 231۔

4 ۔عليش، محمد بن أحمد بن محمد (م: 1299ھ)، منح الجليل شرح مختصر خليل (بيروت، دار الفكر 1409ھ/1989م)، 3 / 267۔

5 ۔ الدردير، أحمد بن محمد بن أحمد العدوي، الشرح الصغير مع حاشية الصاوي (القاهرة، دارالمعارف)، 2 / 350۔

بالنكاح إلى غائب أو حاضر، لم يصح. وقيل: يصح في الغائب وليس بشيء، لأنه كناية، ولا ينعقد بالكنايات"۔[6] (جب کوئی نکاح کی تحریر موجود یا غیر موجود کی طرف بھیج دے تو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ غائب اور غیر موجود کے حق میں درست ہے، لیکن اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، کیونکہ تحریری نکاح دراصل کنایہ ہے اور نکاح کنایات یعنی غیر واضح اور ابہام پر مبنی طریقوں سے انعقاد پذیر نہیں ہوتا۔)

حنابلہ کا مؤقف:

علمائے حنابلہ کے راجح قول کے مطابق بھی بولنے کی صلاحیت کے حامل شخص کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد نہیں ہوتا، جیسا کہ الإنصاف في معرفة الراجح من الخلاف میں ہے: "وأما الكتابة في حق القادر على النطق: فلا ينعقد بها النكاح مطلقا. على الصحيح من المذهب"۔[7] (رہا معاملہ بولنے کی صلاحیت کے حامل افراد کے حق میں کتابت کا تو صحیح مذہب کے مطابق عمومی اطلاق کے ساتھ بذریعۂ تحریر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔)

فقہ جعفریہ:

فقہ جعفریہ کے مطابق بھی بولنے کی صلاحیت کے حامل شخص کا نکاح کتابت کے ذریعے منعقد نہیں ہوتا، چنانچہ تحرير الوسيلة میں ہے: "ولا الكتابة وكذا الإشارة المفهمة في غير الأخرس"۔[8] (اور نہ ہی کتابت کافی ہے، اسی طرح جو بولنے کی صلاحیت کا حامل ہے وہ سمجھ آنے والے اشارے پر بھی اکتفا نہیں کر سکتا۔)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

1۔ گونگے کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد ہو جاتا ہے۔

2۔ مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک بولنے کی صلاحیت کے حامل شخص کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد نہیں ہوتا۔

3۔ احناف کے نزدیک مجلس میں موجود آدمی کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد نہیں ہوتا، البتہ غائب اور غیر حاضر شخص کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد ہو جاتا ہے۔

راجح قول:

علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تحریری صورت میں ہی ہوا تھا، نیز نکاح بھی ایک عقد ہے اور دیگر عقود کتابت سے منعقد ہو جاتے ہیں، اس لیے نکاح بھی کتابت سے منعقد ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں علمائے احناف کا مؤقف راجح معلوم ہوتا ہے،[9] جس کے مطابق غیر موجود اور مجلس سے غیر حاضر شخص کا اسکائپ، میسنجر، ای میل اور واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعہ تحریری نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح:

زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح سے مراد یہ ہے کہ زوجین گواہوں کی موجودگی میں دو مختلف جگہوں سے آڈیو یا ویڈیو کال کے ذریعے براہِ راست خود یا اپنے وکیل کے ذریعے ایجاب اور قبول کر کے نکاح کر لیں۔ اس مفہوم کے لحاظ سے آن لائن نکاح کے لیے ایجاب اور قبول دو مختلف مقامات سے ہو رہے ہوتے ہیں۔

زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح کا حکم:

زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح کے حکم کے بارے میں معاصر علمائے کرام کی دو قسم کی آرا سامنے آئی ہیں:

پہلی رائے:

برصغیر پاک و ہند کے اکثر اہلِ علم و افتا کی رائے کے مطابق زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

دوسری رائے:

بعض افتا کے مراکز جیسے دارالافتا خیر المدارس ملتان، دارالافتا جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک اور بعض اہلِ علم جن میں جامعہ عثمانیہ پشاور کے مفتی ذاکر حسن نعمانی بھی شامل ہیں، کی رائے یہ ہے کہ براہِ راست زبانی یا بالمشافہہ آن لائن نکاح کرنے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

---

[6] ۔النووي، أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف ،روضة الطالبين وعمدة المفتين (دمشق، المكتب الإسلامي، 1412ھ/ 1991م)، 7/ 37۔

[7] ۔ المرداوي، علاء الدين أبو الحسن علي بن سليمان الإنصاف في معرفة الراجح من الخلاف (بيروت، دار إحياء التراث العربي)، 50/8۔

[8] خميني، روح الله موسوي، تحرير الوسيلة، ترجمه اردو: مترجم ندارد ،(موسسة تنظيم و نشر آثار امام خميني، 1413 ھ)، 428/3۔

[9] ۔السرخسي، شمس الأئمة ،محمد بن أحمد، المبسوط للسرخسي (بيروت، دار المعرفة ،1414ھ-1993م)، 15/5۔

مانعین کے دلائل:

جو حضرات زبانی یا بالمشافہہ آن لائن نکاح کے قائل نہیں ہیں، ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

1۔ نکاح کے انعقاد کے لیے ایجاب اور قبول کا ایک ہی مجلس میں ہونا ضروری ہے، جیسا کہ بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع میں ہے: "(وأما) الذي يرجع إلى مكان العقد فهو إتحاد المجلس إذا كان العاقدان حاضرين وهو أن يكون الإيجاب والقبول في مجلس واحد حتى لو اختلف المجلس لا ينعقد النكاح"۔[10] (رہی نکاح کی وہ شرائط جن کا تعلق عقد کی جگہ سے ہے تو وہ مجلس کا ایک ہونا ہے، بشرطیکہ عقد کرنے والے فریقین حاضرِ مجلس ہوں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایجاب اور قبول ایک ہی مجلس میں ہو، لہٰذا اگر مجلس مختلف ہو گئی تو نکاح منعقد نہیں ہو گا۔)

براہِ راست زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح کی صورت میں فریقین دو الگ الگ جگہوں میں ہوتے ہیں، اس لیے اس نکاح میں اتحادِ مجلس نہیں پائی جاتی، لہٰذا براہِ راست زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح اتحادِ مجلس یا مجلس متحد نہ ہونے کی وجہ سے منعقد نہیں ہوتا۔

2۔ نکاح کے لیے گواہوں کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ در مختار میں ہے: "(و) شرط (حضور) شاهدين(حرين) أو حر وحرتين (مكلفين سامعين قولهما معا)"۔[11] (دو آزاد مکلف یا ایک آزاد مرد اور دو آزاد عورتوں کا بطورِ گواہ ہونا ضروری ہے، جو ایک ساتھ زوجین کا کلام سن سکیں۔)

3۔ براہِ راست زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح کی مجلس میں گواہ نہیں ہوتے، اس لیے براہِ راست زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

4۔ تحملِ شہادت کے لیے گواہوں کا خود دیکھ کر گواہی دینا ضروری ہے، جیسا کہ علامہ کاسانیؒ لکھتے ہیں: "والثالث: أن يكون التحمل بمعاينة المشهود به بنفسه لا بغيره"۔[12] (تیسری شرط یہ ہے کہ جس چیز کی گواہی دینی ہے، اسے دوسرے کے بجائے باقاعدہ خود دیکھ کر تحملِ شہادت کرنا۔)

براہِ راست زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح میں زوجین کو کیمرے کی آنکھ کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے، لیکن انہیں براہِ راست نہیں دیکھا جاسکتا، اس لیے آن لائن نکاح میں گواہ بننا ہی درست نہیں ہے اور گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

5۔ احناف کی تصریح کے مطابق اندھے کی گواہی معتبر نہیں ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ بینائی سے محروم شخص کانوں سے سن کر ہی گواہی دے سکتا ہے، جب کہ آوازیں ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہو سکتی ہیں، لہٰذا آوازوں کے درمیان امتیاز نہ ہونے کی وجہ سے بینائی سے محروم شخص کا گواہ بننا درست نہیں ہے، جیسا کہ قدوری کی مشہور شرح "لباب" میں ہے: "(ولا تقبل شهادة الأعمى)؛ لأن الأداء يفتقر إلى التمييز بالإشارة بين المشهود له والمشهود عليه، ولا يميز الأعمى إلا بالنغمة، والنغمة تشبه النغمة"۔[13] (بینائی سے محروم شخص کی گواہی معتبر نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کے حق میں اور جس کے خلاف گواہی دی جارہی ہے، ان کے مابین فرق کرنے کے لیے اشارہ کرنا ناگزیر ہے، جب کہ بینائی سے محروم شخص آواز ہی کے ذریعے اس کی پہچان کر سکتا ہے، حالانکہ ایک آواز دوسری آواز کے مشابہ ہو سکتی ہے۔)

براہِ راست زبانی / بالمشافہہ آن لائن نکاح کی صورت میں زوجین کو براہِ راست دیکھے بغیر ان کی آواز سن کر گواہی دی جاتی ہے۔ جب بینائی سے محروم شخص کی گواہی درست نہیں تو اس پر قیاس کرتے ہوئے آن لائن نکاح میں گواہ بننے والے کی گواہی بھی درست نہیں ہے۔

مانعین کے دلائل کا جواب:

1۔ بلاشبہ نکاح کے انعقاد کے لیے اتحادِ مجلس یعنی نکاح کی مجلس کا ایک ہونا ضروری ہے، لیکن مجلس کی باقاعدہ کوئی جامع مانع تعریف اکثر و بیشتر کتابوں میں نہیں ملتی۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مجلسِ عقد کا مفہوم اس قدر معروف تھا کہ اس کی جامع مانع تعریف ذکر کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی۔

مجلسِ عقد کا مفہوم:

البتہ مجلة الأحكام العدلية میں مجلسِ عقد کی تعریف کی گئی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ کسی بھی معاملے کی انجام دہی کے لیے منعقد کیا جانے والا اجتماع مجلسِ عقد کہلاتا ہے۔[14]

---

[10] ۔الكاساني، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، 232/2۔

11 ۔ابن عابدين، محمد أمين بن عمر، الدر المختار مع رد المحتار، (بيروت، دار الفكر 1412ھ - 1992م)، 21/3۔

12۔ الكاساني، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، 266/6۔

[13] عبد الغني بن طالب بن حمادة (م: 1298ھ)، اللباب في شرح الكتاب، (بيروت: المكتبة العلمية)، 60/4۔

[14] ۔لجنة مكونة من عدة علماء وفقهاء في الخلافة العثمانية، مجلة الأحكام العدلية، (كراتشي: نور محمد كارخانه)، 38/1۔

اسی طرح کی تعریف الفقه الإسلامي وأدلته میں کی گئی ہے: "ومجلس العقد: هو الحال التي يكون فيها المتعاقدان مشتغلين فيه بالتعاقد. وبعبارة أخرى: إتحاد الكلام في موضوع التعاقد"[15] (مجلسِ عقد سے مراد وہ حالت ہے کہ جس میں فریقین عقد کے حوالے سے مشغول ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں معاملے کے حوالے سے باہم گفتگو میں یکسانیت کا نام مجلسِ عقد ہے۔)

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلسِ عقد، عقد اور معاملہ کے بارے میں کی جانے والی باہم گفتگو میں یکسانیت اور اتحاد کا نام ہے، لہٰذا مجلس کو مکان کے ساتھ محدود کرنا درست نہیں ہے۔

فقہائے کرام کے نزدیک ایجاب اور قبول کی مجلس کا ایک ہونا بھی ضروری ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتحادِ مجلس سے مراد کیا ہے؟

اتحادِ مجلس کا مفہوم:

اتحادِ مجلس سے مراد فریقین کے درمیان ہونے والے ایجاب اور قبول میں اتحاد ہے۔ یہاں فریقین کی جگہ اور بیٹھک کا اتحاد مراد نہیں ہے، جیسا کہ البحرا لرائق میں ہے: "المجلس المتحد أن لا يشتغل أحد المتعاقدين بعمل غير ما عقد له المجلس أو ما هو دليل الإعراض عن العقد"۔[16] (مجلس جس کے لیے منعقد کی گئی، عقد اور معاملہ کرنے والے فریقین اس کے علاوہ کسی دوسرے عمل میں مصروف نہ ہوں یا ان کی طرف سے اعراض پر مبنی کوئی سرگرمی اختیار نہ کرنے کو اتحادِ مجلس کہتے ہیں۔)

اس سے معلوم ہوا کہ اتحادِ مجلس سے مراد مکان اور جگہ کا ایک ہونا نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد ایجاب اور قبول کے مابین یکسانیت ہے، یعنی ایجاب اور قبول میں یکسانیت کے پائے جانے سے اتحادِ مجلس وجود میں آجاتی ہے۔ اس تفصیل کے مطابق آن لائن نکاح کی صورت میں بھی ایجاب اور قبول میں یکسانیت پائی جائے تو اتحادِ مجلس کی شرط پوری ہو جاتی ہے۔

جس طرح نکاح میں اتحادِ مجلس ضروری ہے، اسی طرح خرید و فروخت میں بھی اتحادِ مجلس ضروری ہے اور معاصر علمائے کرام کے نزدیک آن لائن خریداری جائز ہے، جیسا کہ مجمع الفقه الإسلامي الدولي کی قرارداد میں ہے: "إذا تم التعاقد بين طرفين في وقت واحد وهما في مكانين متباعدين، وينطبق هذا على الهاتف واللاسلكي، فإن التعاقد بينهما يعتبر تعاقدًا بين حاضرين وتطبق على هذه الحالة الأحكام الأصلية المقررة لدى الفقهاء"۔[17] (جب دو آدمی ایک دوسرے سے دور مختلف مقامات پر ہوں اور وہ ایک ہی وقت میں معاملہ کر لیں۔ ٹیلی فون اور وائرلیس پر اسی کو منطبق کیا جائے گا، کیونکہ ان دونوں کے درمیان ہونے والا معاملہ ایسا ہی ہے جیسے کہ دو پاس بیٹھے آدمیوں کے درمیان ہوتا ہے اور اس صورتِ حال پر فقہائے کرام کے ہاں طے شدہ بنیادی احکام ہی کا انطباق کیا جائے گا۔)

جب خرید و فروخت کے معاملات آن لائن کرنے میں اتحادِ مجلس کی شرط پوری ہو جاتی ہے تو آن لائن نکاح کی صورت میں بھی اتحادِ مجلس کی شرط پوری ہو جائے گی، لہٰذا اتحادِ مجلس کو بنیاد بنا کر براہِ راست یا بالمشافہہ آن لائن نکاح کو ناجائز کہنے کی زیادہ مضبوط دلیل نہیں ہے۔

2۔ جہاں تک گواہ کی عدم موجودگی کا تعلق ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ ماقبل ذکر کردہ تفصیل سے جب یہ بات واضح ہوئی کہ آن لائن نکاح کی صورت میں اتحادِ مجلس کی شرط کو پورا کیا جا سکتا ہے تو آن لائن نکاح کی مجلس میں گواہ بھی بنائے جا سکتے ہیں، لہٰذا آن لائن نکاح میں گواہوں کی عدم موجودگی والا اعتراض بھی باقی نہیں رہتا۔

3۔ جہاں تک شہادت کے لیے تحملِ شہادت کی بات ہے تو فقہائے کرام کی عبارات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تحملِ شہادت کے لیے اصل چیز یقینی علم ہے، البتہ عموماً جس چیز کو کھلی آنکھوں دیکھ لیا جائے تو اس سے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے، اس لیے عبارات میں تحملِ شہادت کے لیے گواہوں کی بذاتِ خود موجودگی اور گواہوں کا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر گواہی دینے کا ذکر ملتا ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ فقہائے کرام نے بہت سی ایسی صورتیں ذکر فرمائی ہیں کہ جن میں دیکھے بغیر یقینی علم حاصل ہونے کی گواہی کو درست تسلیم کیا گیا ہے۔ اگر گواہوں کے لیے آنکھوں سے دیکھ کر ہی یقینی علم حاصل کرنا ضروری ہوتا تو فقہائے کرام وہ تمام صورتیں ذکر نہ فرماتے کہ جن میں آنکھوں سے دیکھے بغیر یقینی علم حاصل ہونے کی وجہ سے گواہی کو درست تسلیم کیا گیا ہے، چنانچہ دیکھے بغیر یقینی علم حاصل ہونے پر گواہی معتبر ہونے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

---

[15]۔الزحيلي، د. وهبة، الفقه الإسلامي وأدلته، (دمشق، دار الفكر)، 458/4۔

[16] ۔ابن نجيم ،زين الدين بن إبراهيم بن محمد(م: 970ھ)،البحر الرائق، (بيروت ،دارالكتاب الاسلامي)،5 / 293۔

[17] ۔قراررات وتوصيات مجمع الفقه الإسلامي الدولي،(مكة المكرمة،منظمة مجمع الفقه الإسلامي الدولي الإصدار الرابع2021ء)ص:168۔

1)"رجل قال لقوم: اشهدوا أني تزوجت هذه المرأة التي في هذا البيت فقالت المرأة: قبلت، فسمع الشهود مقالتها ولم يروا شخصها، فإن كانت في البيت وحدها جاز النكاح؛ لأنه لا جهالة، وإن كانت معها في البيت أخرى لم يجز؛ لأن الجهالة ممكنة"۔[18](ایک آدمی نے لوگوں سے کہا کہ آپ سب گواہ رہو کہ میں نے اس گھر میں موجود لڑکی سے نکاح کیا۔اس کے جواب میں عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا۔عورت کو دیکھے بغیر گواہوں نے اس کا جواب سن لیا تو اگر گھر میں وہ تنہا ہو تو نکاح درست ہے، اس لیے کہ یہاں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے اور اگر گھر میں اس کے ساتھ کوئی دوسری عورت بھی ہو تو یہ نکاح درست نہیں، کیونکہ اس صورت میں جہالت اور ابہام پایا جاتا ہے۔)

2)"ولو سمع من وراء الحجاب لا يسعه أن يشهد لإحتمال أن يكون غيره إذا النغمة تشبه النغمة إلا إذا كان في الداخل وحده وعلم الشاهد أنه ليس فيها غيره"۔[19] (اگر کسی نے پردے کے پیچھے سے آواز سنی تو اس کے لیے گواہی دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ اس کے علاوہ کوئی اور ہو، نیز ایک آواز دوسری آواز کے مشابہ ہو سکتی ہے، البتہ اگر (کمرے میں) داخل ہونے والا ایک ہی ہو اور گواہ کو اس کا یقینی علم ہو کہ گھر میں اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے (تو گواہی دینا درست ہے۔))

مذکورہ عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینے کے لیے آنکھوں کا مشاہدہ ہر حال میں ضروری نہیں ہے، بلکہ گواہی میں اصل چیز یقینی علم ہے۔وہ کسی بھی طرح حاصل ہو جائے تو اس واقعہ کی گواہی دینا درست ہے، لہٰذا آن لائن نکاح کی صورت میں بھی اگر خارجی قرائن پائے جائیں، مثلاً مجلسِ نکاح میں کسی قابلِ اعتبار آدمی سے مضبوط رابطہ ہو، اس کے ذریعے تمام ضروری امور معلوم کر لیے جائیں یا کسی اور ذریعے سے نکاح کا یقینی علم ہو جائے تو اس صورت میں گواہی دینا درست ہے، بالخصوص ویڈیو کال کے ساتھ قرائنِ قطعیہ پائے جائیں تو گواہوں کے لیے گواہی دینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

3) آن لائن نکاح میں بننے والے گواہوں کی نوعیت بظاہر روبرو اور مشاہد طریقے سے بننے والے گواہوں سے مختلف ہے، کیونکہ آن لائن نکاح میں گواہ اسکرین پر دیکھنے کے ساتھ آواز سن کر یا صرف آواز سن کر ہی گواہی دیتے ہیں۔ فقہ اسلامی کی قدیم کتابوں میں اس سے قریب قریب ذکر کردہ صورت بینائی سے محروم شخص کی گواہی کی ہے ،لہٰذا نکاح میں بینائی سے محروم شخص کی گواہی کا حکم ذکر کیا جاتا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

نکاح میں نابینا شخص کی گواہی کا حکم:

نکاح میں نابینا شخص کی گواہی کے معتبر ہونے یا نہ ہونے میں فقہائے کرام کی آرا مختلف ہیں:

احناف کا مؤقف:

احناف کے نزدیک نکاح میں بینائی سے محروم شخص کی گواہی درست ہے، لہٰذا اگر نکاح کے دونوں گواہ نابینا ہوں، تب بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں:"ينعقد بشهادة الأعميين بالإتفاق"۔[20] (اس بات پر اتفاق ہے کہ دو بینائی سے محروم آدمیوں کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔)

مالکیہ کا مؤقف:

مالکیہ کے نزدیک نکاح میں بینائی سے محروم شخص کی گواہی معتبر ہے، چنانچہ علامہ قرافی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "تجوز شهادة الأعمى في الأقوال"[21](اقوال میں بینائی سے محروم آدمی کی گواہی درست ہے۔)

فقہ مالکی کی مشہور کتاب إرشاد السالك میں ہے:"ويقبل من الأعمى فيما لا يشتبه عليه من الأقوال"۔[22](وہ معاملات جن کا تعلق اقوال کے ساتھ ہے اور ان میں نابینا کو غلطی لگنے کا اندیشہ نہ ہو تو بینائی سے محروم شخص کی گواہی مقبول ہو گی۔)

شافعیہ کا مؤقف:

---

[18] ۔برهان الدين، محمود بن أحمد (م: 616ھ)،المحيط البرهاني في الفقه النعماني،(بيروت ، دار الكتب العلمية، 1424 ھ - 2004 م)،3 / 29۔

[19] ۔الزيلعي،عثمان بن علي (م: 743 ھ)،تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق،(القاهرة المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، 1313 ھ) (4 / 213۔

[20] ۔السرخسي، المبسوط للسرخسي ،5/ 32۔

[21] ۔القرافي،أبو العباس شهاب الدين أحمد بن إدريس (م: 684ھ)،الذخيرة ،(بيروت ،دار الغرب الإسلامي، 1994 م)،10 / 164۔

[22] ۔شهاب الدين ،عبد الرحمن بن محمد (م: 732ھ)،إرشاد السالك إلى أشرف المسالك في فقه الإمام مالك،(القاهرة، مكتبة مصطفى البابي الحلبي وأولاده)ص: 120۔

شافعیہ کے راجح قول کے مطابق نکاح میں بینائی سے محروم شخص کی گواہی معتبر نہیں ہے، چنانچہ فتح المعین بشرح قرة العين بمهمات الدين میں ہے: "ومن لازمها الإسلام والتكليف وسمع ونطق وبصر لما يأتي أن الأقوال لا تثبت إلا بالمعاينة والسماع وفي الأعمى وجه لأنه أهل للشهادة في الجملة الأصح لا وإن عرف الزوجين"۔[23] (شہادت کے لیے مسلمان ہونا، مکلف ہونا، سننا، بولنا اور دیکھنا ضروری ہے۔ یہ بات آگے ذکر کی جائے گی کہ اقوال کو معائنے اور سنے بغیر ثابت نہیں کیا جاسکتا، البتہ بینائی سے محروم شخص (کی گواہی) کے بارے میں (ایک) نقطۂ نظر الگ ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ نابینا آدمی فی الجملہ گواہی دینے کی صلاحیت کا حامل ہے، لیکن صحیح ترین قول کے مطابق اس کی گواہی معتبر نہیں ہے، اگرچہ وہ زوجین کو ذاتی طور پر جانتا ہو۔)

حنابلہ کا مؤقف:

حنابلہ کے نزدیک نابینا شخص نکاح میں گواہ بن سکتا ہے، جیسا کہ النكت والفوائد السنية على مشكل المحرر میں ہے: "يجوز للأعمى تحمل الشهادة فيما طريقه الصوت كالنسب والموت والملك المطلق والوقف والعتق والولاء وسائر العقود كالنكاح والبيع والصلح والإجارة والإقرار"۔[24] (وہ امور جن کا تعلق آواز کے ساتھ ہے، مثلاً نسب، موت، مطلق ملکیت، وقف، آزادی، ولاء اور تمام عقود جیسے کہ نکاح، خرید و فروخت، صلح، کرایہ داری اور اقرار وغیرہ ہیں تو ان میں بینائی سے محروم شخص کے لیے تحملِ شہادت جائز ہے۔)

مذکورہ عبارات سے معلوم ہوا کہ جمہور فقہائے کرام کے نزدیک نکاح میں بینائی سے محروم شخص آواز پہچان کر گواہ بن سکتا ہے۔ جب بینائی سے محروم شخص کو غلطی لگنے کا اندیشہ نہ ہو تو اس کی گواہی محض آواز کی بنیاد پر معتبر ہے تو آن لائن نکاح۔ جس میں عموماً آواز کے ساتھ تصویر بھی ہوتی ہے۔ میں گواہی بطریقِ اولیٰ معتبر ہونی چاہیے۔

النغمة تشبه النغمة کا اشکال:

اب تک کی تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم شخص آواز پہچان کر نکاح میں گواہ بن سکتا ہے تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فقہائے کرام نے فرمایا: "النغمة تشبه النغمة" یعنی ایک آواز دوسری آواز کے مشابہ ہو سکتی ہے، لہٰذا بینائی سے محروم شخص کی گواہی میں غلطی کا امکان ہے۔ جب اس کی گواہی میں غلطی کا امکان ہے تو اس کے لیے گواہ بننا بھی درست نہیں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نابینا کی گواہی اسی صورت میں معتبر ہو گی کہ جب وہ زوجین کی آواز پہچانتا ہو، لیکن جہاں وہ زوجین کی آواز اچھی طرح پہچان نہ سکے اور اسے غلطی لگنے کا امکان ہو تو وہاں وہ گواہ بھی نہیں بن سکتا۔

اسی طرح آن لائن نکاح کی صورت میں بھی اگر گواہ زوجین کو پہلے سے جانتے ہیں یا زوجین کو جانتے نہیں، لیکن انہیں کسی دوسرے ذریعے سے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے تو ان کے لیے گواہ بننا درست ہے، لہٰذا آن لائن نکاح میں گواہ کے موجود نہ ہونے یا آواز میں مشابہت پائے جانے والی بات بھی زیادہ وزن نہیں رکھتی، اس لیے آن لائن نکاح منعقد ہونا چاہیے۔

یہاں یہ وضاحت بھی مناسب ہوتی ہے کہ حنفی فقہائے کرام کے نزدیک اگر زوجین حاضرِ مجلس نہ ہوں تو بذریعۂ تحریر نکاح کرنے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، حالانکہ جس طرح ایک آواز دوسری آواز کے مشابہ ہو سکتی ہے، اسی طرح کسی آدمی کی لکھائی سے دوسرے آدمی کی لکھائی بھی مشابہ ہو سکتی ہے۔ فقہائے کرام نے مختلف ابواب میں اس خدشے کا اظہار بھی کیا ہے،[25] اور یہ بات مشاہدے میں بھی آئی ہے کہ کچھ لوگوں کی لکھائی دوسرے لوگوں سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہوتی ہے، تو جو تاویل، جواب یا احتیاط بذریعۂ تحریر نکاح میں برتی جاتی ہے، وہی تاویل، جواب یا احتیاط آواز کی صورت میں برتنے سے معاملہ حل ہو سکتا ہے۔

آن لائن نکاح کے بارے پاکستان کے کچھ علماء کے فتاوی:

پاکستان کے بھی کچھ علماء آن لائن نکاح کے جواز کے قائل ہیں، جیسا کہ فتاوی حقانیہ میں ہے: "آج کل ٹیلیفون سیٹ کئی قسم کے ملتے ہیں مثلاً (۱) وہ ٹیلیفون سیٹ جس سے صرف ایک آدمی آواز سن سکتا ہے۔ (۲) وہ ٹیلیفون سیٹ جن کے ذریعے بات کرنے والے ایک دوسرے کی تصویر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ (۳) وہ ٹیلیفون سیٹ جن کے

---

[23] ۔زين الدين، أحمد بن عبد العزيز (م: 987ھ)،فتح المعين بشرح قرة العين بمهمات الدين،(الرياض، دار بن حزم) ص:461۔

[24] ۔ابن مفلح، إبراهيم بن محمد (م: 884ھ)النكت والفوائد السنية على مشكل المحرر،(الرياض، مكتبة المعارف ، 1404 ھ) 2 / 288۔

[25] ۔ المرغيناني ، أبو الحسن برهان الدين ،علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني ، (المتوفى: 593ھ)الهداية في شرح بداية المبتدي،(بيروت، دار احياء التراث العربي) ،1 / 104۔

ذریعے بات چیت کرنے والوں کی آواز حاضرینِ مجلس بھی سن سکتے ہیں۔ اول الذکر میں نکاح منعقد نہ ہو گا، اس لیے کہ گواہوں کے لیے ایجاب وقبول کا ایک ساتھ سننا ضروری ہے جو یہاں مفقود ہے اور اخیرین میں چونکہ شہادت کے تمام تقاضے پورے ہوسکتے ہیں، لہٰذا نکاح درست ہے"۔[26]

خیر الفتاوی میں ہے: "دراصل فون دو طرح کے ہیں ایک وہ کہ اس کی آواز صرف وہی شخص سن سکتا ہے جس نے فون اٹھایا ہوا ہو۔ دوسرا فون وہ ہے جس کی آواز سب حاضرین کو سنائی دیتی ہے۔ پہلی قسم کے فون پر نکاح منعقد نہ ہو گا، کیونکہ ایجاب وقبول کو معاً دونوں گواہوں کا سننا شرعاً ضروری ہے۔ اس فون پر معاً سنا نہ ہو گا بلکہ علی المتعاقب ہو گا..... چونکہ عموماً فون ایسے ہی نہیں، اس لیے نکاح کے عدمِ انعقاد کا قول کیا گیا ہے۔ دوسری قسم کے فون میں چونکہ مذکورہ شرط پائی جائے گی، اس لیے نکاح منعقد ہو جائے گا۔ فون کے ذریعہ جو براہِ راست آواز آتی ہے، اسے رسول کے پیغام ایجاب یا خط کے مضمون کے اعادہ کی طرح قرار دیں گے"۔[27]

نتائجِ بحث:

- نکاح محض ایک معاشرتی عمل نہیں ہے، بلکہ یہ ایک عظیم عبادت بھی ہے اور اس کا حلال اور حرام کے ساتھ براہِ راست تعلق ہے۔
- نکاح میں چونکہ حلال اور حرام کا پہلو پایا جاتا ہے، اس لیے اس کے انعقاد میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔
- نکاح کے انعقاد میں بہتر یہی ہے کہ نکاح سادہ اور معروف روایتی طریقے سے کیا جائے اور نکاح کے انعقاد میں حتی الامکان مواصلات کے جدید آلات سے بالکل مدد نہ لی جائے۔
- نکاح کے لیے اتحادِ مجلس اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور اتحادِ مجلس سے مراد اتحادِ مکان نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد ایجاب اور قبول میں اتحاد اور یکسانیت ہے۔
- معاصر علمائے کرام میں سے اکثر حضرات کے نزدیک آن لائن نکاح کی صورت میں اتحادِ مجلس کی شرط پوری ہو جاتی ہے۔
- گونگے کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد ہو جاتا ہے، البتہ مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک بولنے کی صلاحیت کے حامل شخص کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد نہیں ہوتا، جب کہ احناف کے نزدیک مجلس میں موجود شخص کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد نہیں ہوتا، تاہم غائب اور غیر حاضر شخص کا نکاح بذریعۂ تحریر منعقد ہو جاتا ہے۔
- غائب اور غیر موجود آدمی کا نکاح میسج یا ای میل وغیرہ کے ذریعے ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اس میں نکاح کے لیے ضروری امور مثلاً گواہوں کا ہونا وغیرہ یقینی بنایا جائے۔
- گواہ بننے کے لیے جمہور فقہائے کرام کے نزدیک بینا ہونا ضروری نہیں ہے، نیز بینائی سے محروم آدمی زوجین کی آواز اچھی طرح پہچانتا ہو تو اس کے لیے نکاح میں گواہ بننا درست ہے۔
- براہِ راست یا بالمشافہہ آن لائن نکاح کرنا بہتر نہیں ہے، تاہم اگر کسی نے براہِ راست یا بالمشافہہ آن لائن نکاح کر لیا تو بعض علمائے کرام کے مطابق یہ نکاح منعقد ہو جائے گا، بشرطیکہ قرائنِ قویہ سے گواہی کے لیے درکار یقینی علم حاصل ہو جائے اور اس میں کسی قسم کی دھوکہ دہی یا جعل سازی کا امکان نہ ہو۔
- براہِ راست یا بالمشافہہ آن لائن نکاح میں قرائنِ قویہ سے گواہی کے لیے درکار یقینی علم حاصل نہ ہو یا اس میں دھوکہ یا جعل سازی ہو تو نکاح منعقد نہیں ہو گا۔

خلاصۂ کلام:

فریقین (زوجین) دو مختلف مقامات میں ہوں تو وکیل کے ذریعے نکاح بالاتفاق منعقد ہو جاتا ہے۔ نکاح کی یہ صورت بے غبار ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، جب کہ اکثر علمائے کرام آن لائن نکاح کے قائل نہیں ہیں، نیز اس میں نکاح کے تقدس کے ساتھ احتیاط کا پہلو بھی شامل ہے، اس لیے جہاں تک ممکن ہو براہِ راست یا وکیل کے ذریعے ہی نکاح کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی نے براہِ راست یا بالمشافہہ آن لائن نکاح کر لیا تو دوسرے علمائے کرام کی رائے کے مطابق اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، بشرطیکہ قرائنِ قویہ سے گواہی کے لیے درکار یقینی علم حاصل ہو جائے اور اس میں کسی قسم کی دھوکہ دہی یا جعل سازی نہ ہو، البتہ براہِ راست یا بالمشافہہ آن لائن نکاح میں قرائنِ قویہ سے گواہی کے لیے درکار یقینی علم حاصل نہ ہو یا اس میں ایسا دھوکہ یا جعل سازی ہو کہ جس سے نکاح کے لیے ضروری شرائط کا پایا جانا مشکوک ہو جائے تو آن لائن نکاح منعقد نہیں ہو گا۔

---

[26] ۔مرتبہ حقانی ، مختاراللہ ،فتاوی حقانیہ، (اکوڑہ خٹک ،جامعہ دارالعلوم حقانیہ ،2010ء) ،4/ 311، 312۔

[27] ۔مرتبہ انور ، مفتی ،خیر الفتاوی، (ملتان،مکتبہ امدادیہ،1418ھ)، 4/ 370، 371۔